احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کیلئے

خطبہ نمبر 42

منگل 19- اکتوبر 1999ء

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر: عبدالسّمیع خان

CPL 61

213029

منگل 19- اکتوبر 1999ء - 9 رجب 1420 ہجری - 19- اخاء 1378 ھش جلد 49-84 نمبر 237

صدقہ - خطاؤں کی بخشش کا ذریعہ

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا-
حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جیسے آگ ایندھن کو کھا جاتی ہے- اور صدقہ خطاؤں کو بجھا دیتا ہے جس طرح پانی آگ کو- اور نماز مومن کا نور ہے- اور روزہ آگ سے بچنے کیلئے ڈھال ہے-

(سنن ابن ماجہ کتاب الزھد باب الحسد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدا کے بندوں کی ایک بہت بڑی پہچان قبولیت دعا کا نشان ہے

دعا فنا کرنے والی آگ ہے پر آخر کو زندہ کرتی ہے یہ ہر زہر کیلئے تریاق ہے

صدقہ خطاؤں کو اس طرح بجھا دیتا ہے جس طرح پانی آگ کو

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ بیت الفضل لندن بتاریخ 15- اکتوبر 1999ء کا خلاصہ

(یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

لندن-15 اکتوبر 99ء- سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بصرہ العزیز نے آج یہاں بیت الفضل میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور صدقات اور دعا کا مضمون بیان فرمایا- حضور ایدہ اللہ کا خطبہ ایم ٹی اے نے بیت الفضل سے لائیو ٹیلی کاسٹ کیا اور کئی دیگر زبانوں میں اس کا رواں ترجمہ بھی نشر کیا-

حضور ایدہ اللہ نے سورہ بقرہ کی آیت 272 کی تلاوت کے بعد اس کا ترجمہ بیان فرمایا اس میں صدقات کی ادائیگی کی تلقین ہے- حضور ایدہ اللہ نے اس بارے میں کئی احادیث بیان فرمائیں- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کے نزدیک دعا سے زیادہ قابل عزت اور کوئی بات نہیں- حضرت صاحب نے فرمایا یعنی اللہ اس شخص کو عزت دیتا ہے جو دعا کرتا ہے- ایک اور حدیث ہے کہ اے لوگو! جنت کے باغوں میں چرو- اس سے مراد ذکر کی مجالس ہیں- صبح شام کے وقت خصوصاً اللہ کا ذکر کرو- اللہ بندے کو وہی مقام عطا کرتا ہے جو بندہ اللہ کو دیتا ہے- حضرت صاحب نے فرمایا لوگ بیٹھتے ہیں ادھر ادھر کی باتیں کرتے ہیں- آجکل مثلاً پاکستان کے حالات ہیں ان پر تبصرہ ہونا بھی ضروری ہے مگر ساتھ اللہ کا ذکر بھی کریں نظر تو کچھ اور آرہا ہے مگر ہوگا وہی جو اللہ چاہے گا- حضور نے حدیث بیان فرمائی کہ اس شخص کی اور اس گھر کی مثال جو اللہ کو یاد کرتا ہے اور جو نہیں یاد کرتا- زندہ اور مردہ کی طرح ہے- آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا رب ہر رات قریبی آسمان پر نزول فرماتا ہے اور جب رات کا تیسرا حصہ رہ جاتا ہے تو فرماتا ہے کون ہے جو مجھے پکارے میں اسے دوں گا- کون ہے جو بخشش طلب کرے میں اسے بخش دوں گا- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث ہے کہ جب کوئی بیمار ہوتا تو آنحضرتؐ سورہ الفلق اور سورہ الناس پڑھ کر اس پر پھونکتے- میں حضور کی آخری بیماری میں یہ سورتیں پڑھتی اور آپؐ کے ہاتھوں کو پکڑ کر آپ کے جسم پر پھیرتی کیونکہ وہ ہاتھ میرے ہاتھوں سے بہت زیادہ برکت والے تھے- حضرت عمرؓ نے عمرہ کیلئے اجازت طلب کی- آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی اور فرمایا میرے بھائی ہمیں اپنی دعاؤں میں نہ بھولنا- یہ آنحضرتؐ کی انکساری کی انتہا ہے- اور حضرت عمرؓ کے مقام کا بھی بیان ہے کہ اللہ ان کی دعاؤں کو سنتا ہے- حضرت ابوہریرہؓ کی روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا بہترین صدقہ وہ ہے جو غنی ہونے کی حالت میں دیا جائے- اس شخص پر خرچ کرنے سے جس کی کفالت تمہارے ذمہ ہے اللہ تعالیٰ بلائیں رد کرنے کا سبب بنا دے گا- حدیث ہے کہ حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جس طرح آگ ایندھن کو اور صدقہ خطاؤں کو اس طرح بجھا دیتا ہے جس طرح پانی آگ کو- نماز مومن کا نور ہے اور روزے آگ کے خلاف ڈھال ہیں- ایک اور حدیث ہے کہ بہترین صدقہ وہ ہے کہ تو اس حالت میں صدقہ کرے کہ تو تندرست ہو- حرص رکھتا ہو- غربت سے ڈرتا ہو- اور خوشحالی چاہتا ہو- حضرت ابوذر کی روایت کردہ حدیث میں بیان ہوا کہ تمہارے جسم کے ہر حصے کا صدقہ ہے- ہر تسبیح صدقہ ہے- الحمد للہ کہنا صدقہ ہے- لا الہ الا اللہ کہنا صدقہ ہے- تکبیر کہنا، نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا صدقہ ہے-

حضور ایدہ اللہ نے حضرت مسیح موعود کے ارشادات کے حوالے سے فرمایا ایک بچہ جب بھوک سے بے تاب ہو کر دودھ کیلئے چلاتا ہے تو ماں کے پستان میں دودھ آجاتا ہے- بچہ دعا کو نہیں جانتا- میں سچ کہتا ہوں کہ اللہ کے حضور ہماری چلاّہٹ فضل و رحمت کو کھینچ لاتی ہے- میں تجربے کی بناء پر کہتا ہوں کہ خدا کے فضل و رحمت کو قبولیت کی طرف کھنچتے محسوس کرتا بلکہ دیکھتا ہوں- حضرت مسیح موعود نے فرمایا میں قبولیت دعا کا نمونہ دکھانے کو ہر وقت تیار ہوں- آپ نے فرمایا ہر دعا گو ہماری مشکل کشائی کیلئے ہو مگر ہماری ایمانی حالت اور عرفانی مرتبت سے گذر کر آتی ہے- حضرت صاحب نے فرمایا بعض اوقات دعا کے نتیجے میں تکلیف دور نہیں ہوتی اس کے بدلہ میں صبر اور ہمت خدا کی طرف سے عطا ہوتی ہے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا بہت لوگ دعائیں کرتے ہیں- میرے لئے بھی کرتے ہیں مگر بھول جاتے ہیں کہ سنت سے بڑھ کر کوئی دعا نہیں- ایک لڑکے نے لکھا میں آپ کے لئے دو ہزار نوافل رات کو ادا کروں گا- حضرت صاحب نے اسے جواب دیا کہ اطمینان سے پڑھو اور دعا کرو- حضور ایدہ اللہ نے حضرت مسیح موعود کی قبولیت دعا کے واقعات بیان فرمائے- آپ کے بیٹے مبارک احمد کو خسرہ نکلا تو اسے شدید خارش تھی آپ نے دعا کی تو اللہ نے فوراً صحت عطا کر دی- ایک لڑکے کو طاعون ہوا اور خون آنا شروع ہو گیا آپ کی دعا سے اسے صحت ہو گئی حالانکہ ایسا مریض بچتا نہیں- حضرت مسیح موعود نے اپنی بیماری میں جبکہ کمزوری کی وجہ سے چلنا بھی مشکل تھا اور فالج کا خطرہ تھا دعا کی تو اللہ نے راتوں رات شفا دے دی- حضرت مسیح موعود نے فرمایا میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں میری ہزارہا دعائیں قبول ہوئیں- حضرت مسیح موعود نے فرمایا ابتلاؤں میں دعا کے عجیب و غریب خواص ظاہر ہوتے ہیں- دعا فنا کرنے والی موت ہے پر آخر کو زندہ کرتی ہے ہر ایک زہر کیلئے تریاق ہے- دعا خدا کی طرف لے جاتی ہے- دعا وہ کیمیا ہے جو مشت خاک کو اکسیر بنا دیتی ہے- آخر میں حضور ایدہ اللہ نے حضرت مسیح موعود کی ایک دعا بیان فرمائی-

نئی صدی کا آغاز

ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

○ نئی صدی کے آغاز کے متعلق مغربی اقوام کی طرف سے 2000ء میں تقریبات وغیرہ منعقد کرنے کے اعلان ہو رہے ہیں جبکہ چین نے 2001ء سے نئی صدی شروع کرنے کا اعلان کیا ہے- اس سلسلہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا

"جماعت احمدیہ قدیم سے جو روایات چلی آرہی ہیں انہی کے مطابق نئی صدی کا آغاز کرے گی- ہمیشہ جب ایک کا ہندسہ ہر سو کے بعد شروع ہوتا ہے تو تب نئی صدی شروع ہوتی ہے- اس لحاظ سے چینیوں کا مسلک درست ہے اور ہم اسے قبول کرتے ہیں اور یہی دینی روایت بھی رہی ہے- اور جب سے تاریخ منضبط ہونے کی سنت جاری ہے اسی پر عمل ہو رہا ہے کہ صدی کی جو گنتی شماری ہوتی ہے اس کے ساتھ جب اگلی صدی کے ایک کا ہندسہ لگتا ہے تو وہ اس کا پہلا سال ہوتا ہے اس لئے 1999ء پر یہ صدی ختم نہیں ہوگی بلکہ 2000ء میں ختم ہوگی اور 2001ء سے نئی صدی شروع ہوگی-"

احباب جماعت نوٹ فرمالیں کہ اگلی صدی کا آغاز 2001ء سے ہوگا-

التواء اجتماع خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ پاکستان 1999ء

○ جملہ مجالس خدام و اطفال کو مطلع کیا جاتا ہے کہ جو سالانہ اجتماع 22 تا 24- اکتوبر 1999ء کو منعقد کرنے کا پروگرام تھا- تاحال حکومت کی طرف سے منظوری سے متعلق اطلاع موصول نہ ہونے کی بنا پر ملتوی کیا جارہا ہے-

خدام و اطفال یہ ایام اپنے اپنے مقامات پر عبادات و ذکر الٰہی میں گذاریں-

(معتمد مجلس)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ جمعہ

جو نیک نیتی سے آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی سنت پر چلتے ہوئے مہمانوں کی خدمت کرتا ہے اس کا رزق کبھی ختم نہیں ہوتا

خلافت رابعہ کے دور کے راہ خدا میں جان قربان کرنے والوں کے ذکر میں آخری خطبہ

جلسہ سالانہ برطانیہ پر آنے والے مہمانوں اور میزبانوں کیلئے اہم نصائح

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بتاریخ 23 جولائی 1999ء بمطابق 23- وفا 1378 ہجری شمسی بمقام بیت الفضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سورہ بقرہ کی آیات 154 تا 155 کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو (اللہ سے) مدد طلب کرتے رہو صبر اور صلوٰۃ کے ساتھ۔ یقیناً اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔ اور جو اللہ کی راہ میں قتل کئے جائیں ان کو مردے نہ کہو بلکہ وہ تو زندہ ہیں لیکن تم شعور نہیں رکھتے۔ پہلی آیت کے ترجمہ میں لفظ "اللہ سے" بریکٹ میں رکھا ہوا ہے کیونکہ الفاظ میں ظاہر نہیں ہے اس لئے اس کو ترجمہ میں بریکٹ میں ہی رکھا ہوا ہے۔ کوئی یہ نہ سمجھ لے کہ یہ الفاظ میں ظاہر بھی ہے۔

(راہ خدا میں جان قربان کرنے والوں) کے ذکر پر مشتمل یہ میرا آخری خطبہ ہے جس کے بعد انشاء اللہ دوسرے مضمون کے خطبات شروع ہوں گے جیسا کہ میں نے گزشتہ خطبے میں بیان کیا تھا۔ اب خطبات میں مزید یہ ذکر نہیں ہو سکتا ورنہ بعض دوستوں کی طرف سے مطالبے آتے چلے جا رہے ہیں جو معلوم ہوتا ہے ایک نہ ختم ہونے والا سلسلہ ہے اس لئے آج اس جلسے سے پہلے انشاء اللہ اس خطبہ میں جتنے بھی (قربان ہونے والوں) کا ذکر آئے گا اسی پر اکتفا ہوگی اور باقی اگر کسی کے ذہن میں کوئی ایسے (قربان ہونے والے) آئیں جو ان کے خیال میں (قربان ہونے والوں) میں شریک ہونے چاہئیں تو ان کو چاہئے کہ وہ تاریخ احمدیت میں وہ کوائف بھجوا دیں وہ خود فیصلہ کر لیا کریں گے۔

خلافت رابعہ کے (راہ خدا میں جان قربان کرنے والے)

مولوی سید محمد موسیٰ صاحب (مربی) سلسلہ (-) اڑیسہ (بھارت)

تاریخ (قربانی) 3- دسمبر 1974ء۔ آپ 3 دسمبر 1974ء کو دو دیگر خادمان سلسلہ کے ساتھ چندہ جات کی تحریک کے سلسلہ میں سفر پر تھے کہ ریلوے لائن عبور کرتے ہوئے ریل گاڑی کے نیچے آکر موقع پر ہی (قربان) ہو گئے۔ اناللہ..... (-) مرحوم ایک لمبا عرصہ ہندوستان کی سب سے بڑی جماعت کیرنگ اڑیسہ کے (مربی) رہے۔ ایک مرتبہ گاؤں کے گھانس پھونس کے مکانات میں آگ بھڑک اٹھی تو آپ کی دعا سے غیر متوقع طور پر بارش ہو گئی جس سے آگ بجھ گئی۔ (-) مرحوم مکرم سید حسن علی صاحب سونگھڑوی کے چھوٹے بیٹے تھے۔ آپ کے تین بڑے بھائی جماعت احمدیہ بھدرک، سورو اور کٹک (اڑیسہ) کے صدر رہے ہیں یا صدر رہیں۔ آپ کی کوئی اولاد نہیں تھی۔ پسماندگان میں صرف بیوہ چھوڑی ہے۔

عبدالمجید صاحب ربوہ۔ آپ مکرم عبدالکریم صاحب کے بیٹے تھے جو قادیان میں نلکا سازی کا کام کرتے تھے اور ربوہ کے بھی ابتدائی نلکا سازوں میں سے تھے۔ دیکھیں کس طرح اللہ تعالیٰ نے آپ کو برکت دی اور آپ کی جو خدمت کا جذبہ تھا آپ کے کام آیا۔ 1943ء میں عبدالمجید صاحب گورداسپور میں پیدا ہوئے۔ خدمت خلق تحریک کے تحت 25 جنوری 1994ء کو غانا میں نلکے لگوانے کے پروگرام پر بھجوائے گئے۔ جہاں آپ نے ایک سال تک خدمات وقف کیں۔ واپسی کے سفر پر نیروبی قیام کے دوران بیمار ہو گئے اور اسی بیماری سے وطن پہنچنے سے پہلے دسمبر 1994ء میں وفات پائی۔ اناللہ..... تدفین کے لئے آپ کی میت ربوہ لے جائی گئی۔

اے ٹی ایم حق صاحب (-) اور مصطفیٰ علی صاحب عرف ننّو میاں (-) بنگلہ دیش۔

تاریخ (قربانی) 21- مئی 1995ء۔ 21 مئی 1995ء کی رات کو مکرم نیشنل امیر صاحب بنگلہ دیش کی ہدایت پر مکرم اے، ٹی، ایم حق صاحب نائب نیشنل امیر کی سربراہی میں ایک وفد بعض جماعتی امور سرانجام دینے کے لئے احمد نگر بھجوایا گیا۔ اس وفد میں ان کے ساتھ مکرم عبدالاوّل خان صاحب مربی سلسلہ، مکرم رضاء الکریم صاحب سیکرٹری وصایا، مکرم میر بشیرالدین محمود احمد صاحب، میر صداقت علی صاحب اور ڈرائیور مکرم مصطفیٰ علی صاحب ننّو بھی شامل تھے۔ صبح گیارہ بجے ان کی گاڑی فیری کے ذریعہ دریا جمنا پار کر کے "نگر باڑی" گھاٹ پر اتری اور آگے کا سفر شروع کیا مگر دوپہر بارہ بج کر بیس منٹ پر رائے گنج تھانہ کے قریب مین روڈ پر ایک ٹرک سے ٹکرا گئی جس کے نتیجہ میں مکرم اے، ٹی، ایم حق صاحب تو موقع پر ہی دم توڑ گئے جبکہ کار کے ڈرائیور مکرم مصطفیٰ علی ننّو صاحب بوگرا ہسپتال پہنچتے ہوئے رستہ میں وفات پا گئے۔ اناللہ......

مکرم اے، ٹی، ایم حق صاحب بہت ہی نیک اور مخلص احمدی تھے۔ یہ پہلے پیر پرست اور قبر پرست مسلمان تھے۔ 1960ء کے قریب خود احمدیت قبول کی۔ مریض ہونے کے باوجود یہ جماعت کے کاموں میں تقریباً روزانہ حاضر ہوا کرتے تھے۔ بہت ہی صاف گو، نفاست پسند اور خوش پوش بزرگ تھے۔ بوقت (قربانی) عمر 75 سال تھی۔ (-) مرحوم نے اپنے پیچھے تین بیٹے اور چار بیٹیاں چھوڑیں۔ تینوں بیٹے ماشاء اللہ نہایت مخلص اور فدائی احمدی ہیں۔

(-) مصطفیٰ علی ننّو صاحب بھی بڑے نرم مزاج اور بااخلاق نوجوان تھے۔ آپ مکرم رمیزالدین صاحب آف احمد نگر کے بیٹے تھے۔ جماعت کی گاڑی چلانے کے علاوہ ٹائپسٹ کا کام بھی کرتے تھے۔ آپ کی شادی ہوئے تھوڑا عرصہ ہی ہوا تھا۔ کوئی بچہ نہیں ہوا۔ پسماندگان میں صرف ایک بیوہ چھوڑیں۔

چوہدری عبدالرشید شریف صاحب (-) لاہور۔

تاریخ (قربانی) 30- اکتوبر 1998ء آپ مولانا چوہدری محمد شریف صاحب مرحوم سابق (مربی) بلاد عربیہ و مغربی افریقہ اور محترمہ فضل بی بی صاحبہ مرحومہ کے بیٹے تھے۔ حیفا فلسطین میں 1941ء میں پیدا ہوئے ابھی صرف دو سال کے تھے کہ والدہ وفات پا گئیں۔ آپ کی پرورش آپ کی دوسری والدہ محترمہ حکمت عباس عودہ صاحبہ نے نہایت ہی محبت اور خوش خلقی کے ساتھ کی۔

روزنامہ الفضل ربوہ۔ پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت دارالنصر غربی ربوہ۔ قیمت 2 روپے 50 پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آپ دسمبر 1955ء میں اپنے والد محترم کے ہمراہ پاکستان آئے۔ تعلیم الاسلام کالج ربوہ سے بی۔اے اور لاہور کالج سے ایم۔اے کرنے کے بعد سی۔ایس۔پی کے مقابلہ کے امتحان میں نمایاں کامیابی حاصل کی اور پنجاب میں بطور ڈپٹی سیکرٹری فنانس مقرر ہوئے۔ متعصب مولوی اگرچہ آپ کے خلاف شدید پراپیگنڈہ کرتے رہے مگر آپ کی ایمانداری اور اعلیٰ کارکردگی کی وجہ سے حکومت ان کو الگ نہ کر سکی بلکہ آپ مزید ترقی کرتے رہے۔ ایک موقعہ پر منفی سفارش کے ساتھ آپ کا معاملہ صدر ضیاء تک بھی پہنچا تو آپ کی ملازمت ختم کرنے کا حکم فوری طور پر جاری کر دیا گیا مگر جب گورنر پنجاب جنرل سوار خان نے آپ کی فائل صدر کو بھجوائی کہ دیکھ تو لو یہ کیسا افسر ہے تو اسے دیکھ کر یہ نیا حکم جاری کرنا پڑا کہ سردست اسے کسی اور جگہ تبدیل کر دیا جائے۔

آپ رفاہی کاموں میں دل کھول کر حصہ لیتے تھے اور بزرگ باپ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے آپ ہمیشہ صداقت پر قائم رہے۔

30۔اکتوبر 1998ء کی شام کو بعض قاتلوں نے آپ کو احمدیت کے جرم میں بڑی بیدردی سے (قربان) کر دیا۔ اناللہ.....

آپ کی شادی محترم الحاج ڈاکٹر محمد سعید صاحب کی صاحبزادی نازی سعید صاحبہ سے ہوئی تھی جو لجنہ اماء اللہ لاہور کی ایک فعال کارکنہ ہیں۔ آپ نے اپنے پیچھے بیوہ کے علاوہ ایک بیٹا عبدالعزیز اور دو بیٹیاں فوزیہ رشید اور شیبا رشید چھوڑے۔ بیٹا قالینوں کا کاروبار کرتا ہے۔ دونوں بیٹیاں اعلیٰ تعلیم یافتہ اور اپنے گھروں میں خوش ہیں۔ آپ کے چھوٹے بھائی بشیر شریف انگلستان میں ہر جماعتی خدمت میں پیش پیش رہتے ہیں اور اللہ کے فضل سے ایک مثالی احمدی ہیں۔

ملک اعجاز احمد صاحب (-) وزیر آباد۔ تاریخ (قربانی) یکم دسمبر 1998ء۔

آپ مکرم عنایت اللہ صاحب مرحوم "ڈھونیکے" تحصیل وزیر آباد کے صاحبزادہ تھے اور ایک نڈر داعی الی اللہ تھے۔ آپ کی دعوت الی اللہ کے نتیجہ میں ہی "جنڈیالہ ڈھاب والا" میں ایک خاندان کے جملہ افراد کو بیعت کرنے کی توفیق ملی تھی۔ اس سے قبل اس گاؤں میں کوئی احمدی نہ تھا۔ اپنوں اور غیروں میں آپ کا حلقہ بڑا وسیع تھا۔ ڈاکٹر نذیر احمد صاحب (-) کے مقدمہ میں مجرموں کو گرفتار کروانے میں آپ نے بڑی کوشش کی۔ اسی لئے مخالفین آپ کے جانی دشمن ہو گئے۔

واقعہ (قربانی)۔ یکم دسمبر 1998ء کو آپ وزیر آباد میں اپنی سیمنٹ ایجنسی میں بیٹھے ہوئے تھے کہ صبح دس بجے کے قریب ایک لڑکا جس نے چادر لپیٹ رکھی تھی آیا اور پوچھا کہ ملک اعجاز کون ہے؟ ملک اعجاز صاحب کے ساتھ آپ کے دوست بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ نے پوچھا کیوں کیا بات ہے؟ میں ملک اعجاز ہوں۔ یہ سنتے ہی اس لڑکے نے اپنی چادر کے نیچے سے لوڈ کیا ہوا ریوالور نکالا اور آپ پر فائر کر دیا۔ ملک صاحب کو دو گولیاں لگیں جن سے آپ شدید زخمی ہو گئے۔ فائر کرنے کے بعد وہ لڑکا فرار ہونے کے لئے قریبی گلی میں دوڑا مگر ملک صاحب کے ایک دوست اور ملازم نے اہل محلہ کے تعاون سے اسے پکڑ کر حوالہ پولیس کر دیا۔ آپ کے دوسرے دوست آپ کو تانگہ میں ڈال کر سول ہسپتال لے گئے جہاں ابتدائی طبی امداد دی گئی۔ ابھی آپریشن تھیٹر میں لے جانے کی تیاری ہو رہی تھی کہ مولیٰ کریم کی طرف سے بلاوا آ گیا اور آپ لبیک کہتے ہوئے اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔ اناللہ.....

(-) مرحوم کی اپنی کوئی اولاد نہیں تھی۔ آپ نے پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ اپنی ایک زیر کفالت بچی چھوڑی جو ان دنوں میڈیکل کالج کی طالبہ ہیں۔

مبارکہ بیگم صاحبہ اہلیہ عمر سلیم بٹ صاحب چونڈہ سیالکوٹ۔

تاریخ (قربانی) 9 مئی 1999ء۔ آپ چونڈہ کے ایک مخلص احمدی مکرم میاں محمد عبداللہ صاحب بٹ کی بیٹی تھیں۔ دعوت الی اللہ کا کام بڑے جوش اور جذبہ سے کرتی تھیں۔ چنانچہ آپ کی کوششوں سے چونڈہ کے نواحی گاؤں ڈوگرانوالی میں دو بہن بھائی فروری 1999ء میں احمدی ہو گئے۔ چونکہ اس گاؤں میں اور کوئی احمدی نہ تھا اس لئے دونوں نومبائعین کو کافی مخالفت کا سامنا کرنا پڑا۔ آپ نے دونوں کا بہت خیال رکھا اور ہر مشکل میں انہیں حوصلہ اور تسلی دیتی رہیں۔ اس مقصد کی خاطر آپ ان کے گاؤں چلی جاتی تھیں۔ آخری بار یکم مئی 1999ء کو وہاں گئیں تاکہ ان کے والد کو زیارت مرکز کے لئے ربوہ لے جانے کا پروگرام بنائیں۔ نومبائع عابد حسین اپنے کسی کام کی غرض سے سیالکوٹ گئے ہوئے تھے لہٰذا ان کی واپسی کا انتظار کرتے کرتے دیر ہو گئی اور پھر کوئی سواری نہ ملنے کی وجہ سے آپ کو ڈوگرانوالی میں ہی رات ٹھہرنا پڑا۔

نومبائعین کا ایک سوتیلا بھائی رفاقت حسین جو مجرمانہ ذہنیت کا مالک اور منشیات اور چوری وغیرہ کے کئی مقدمات میں ملوث ہے' گھر میں احمدیت پھیلانے کی ذمہ دار مبارکہ بیگم کو سمجھتا تھا لہٰذا ان کا سخت دشمن تھا۔ چنانچہ اس نے 2۔ مئی 1999ء کی صبح آپ پر چھریوں کے پے درپے وار کر کے آپ کو شدید زخمی کر دیا۔ آپ کو اسی حالت میں علامہ اقبال ہسپتال سیالکوٹ پہنچایا گیا جہاں ڈاکٹروں نے آپ کا آپریشن کیا۔ بظاہر آپریشن کامیاب رہا لیکن چند دن بعد آپ کی حالت بگڑنے لگی تو فوراً میو ہسپتال لے جایا گیا جہاں آپ 9 مئی 1999ء کو وفات پا گئیں۔ اناللہ.....

آپ کے پسماندگان میں آپ کے خاوند مکرم عمر سلیم صاحب کے علاوہ تین بیٹے' دو بیٹیاں اور والدہ شامل ہیں۔ ایک بیٹا ثاقب تحریک وقف نو میں شامل ہے۔

اب آخر میں میں آصفہ بیگم کا ذکر کرتا ہوں۔ کیونکہ بکثرت لوگوں کے خطوط مل رہے ہیں اور مجھ پر دباؤ ڈالا جا رہا ہے کہ آپ کی تعریف کے مطابق وہ بھی (قربان ہونے والوں) میں شامل ہیں۔ مجھے تو جب بھی وہ یاد آتی ہیں نہ جانے کیوں ذہن پر یہ شعر قبضہ کر لیتا ہے۔

مارا دیار غیر میں مجھ کو وطن سے دور
رکھ لی مرے خدا نے مری بے کسی کی شرم

وہ شر میں رکھنے والا جانتا ہے جہاں تک مجھے یقین ہے وہ اللہ کے نزدیک (قربان ہونے والوں) میں شامل تھیں میرے (قربان ہونے والے) کہنے یا نہ کہنے سے بھی ان کا مقام میرے اللہ کے حضور وہی رہے گا جو مقدر ہو چکا ہے۔ اللہ انہیں غریق رحمت فرمائے۔

پس یہ آخری ذکر ہے خطبات میں (قربان ہونے والوں) کا۔ اس کے بعد یہ سلسلہ جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے اب بند کر دیا جائے گا۔

اب اس جلسے کے مہمانوں کی آمد آمد کے پیش نظر چند احادیث آپ کے سامنے رکھتا ہوں اور چند اقتباسات حضرت مسیح موعود (-) کے۔ اس سے پتہ لگے گا کہ مہمانوں کی کیسی خدمت ہونی چاہئے۔ علاوہ ازیں جو مہمانوں کے حقوق اور میزبانوں کے حقوق ہیں اور جلسہ سالانہ میں کیا رویہ اختیار کرنا چاہئے اس کے متعلق انشاء اللہ تعالیٰ جلسہ سے پہلے جو خطبہ دیا جائے گا اس میں تفصیل سے ذکر ہو جائے گا اور اکثر لوگ آ بھی چکے ہوں گے اور سب اس مضمون کو اچھی طرح ذہن نشین کر لیں گے۔

پہلی روایت حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کی کہ کون سا اسلام سب سے بہتر ہے۔ فرمایا (ضرورت مندوں کو) کھانا کھلاؤ اور ہر اس شخص کو جس کو تم جانتے ہو یا نہیں جانتے سلام کہو۔

(صحیح بخاری کتاب الایمان باب اطعام الطعام من الاسلام)

پس خصوصاً اس جلسے پر اور آج کل بھی یہ عادت ایسی ہے جس کو بہت پختہ کر لینا چاہئے۔ ہر چھوٹے بڑے کو سلام کہیں۔ مجھے یاد ہے قادیان میں تو یہ ایسا رواج تھا کہ ہمارے استاد حافظ صاحب دور سے بھینس کے قدموں کی آواز بھی سنتے تھے تو سلام کہہ دیا کرتے تھے۔ نظر تو آتا نہیں تھا کون ہے مگر چاپ سن کر اس لئے اسلام کرنے میں جلدی کرتے تھے کہ پہلے مجھے ثواب مل جائے۔ پس آپ بھی سلام کرنے میں جلدی کیا کریں اور اس کا ثواب حاصل کیا کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی جزائے عظیم عطا فرمائے۔

دوسری حدیث حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ہے۔ آپ آنحضور ﷺ سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روایت کرتے ہیں کہ "جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ اچھی بات کہے یا خاموش رہے" یہ بہت ہی پیاری نصیحت ہے۔ کچھ کہنا ہے تو اچھی بات کہو ورنہ چپ رہا کرو۔ "اور جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان لاتا ہے چاہئے کہ وہ اپنے پڑوسی کی عزت کرے۔ اور جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان لاتا ہے وہ اپنے مہمان کا احترام کرے۔"

(صحیح مسلم کتاب الایمان باب الحث علی اکرام الجار والضیف ولزوم الصمت الاعن الخیر وکون ذلک کلہ من الایمان)

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص آنحضرت ﷺ سے کھانے کے لئے مانگنے کی غرض سے آیا تو آپ نے اسے وسق (ماپنے کے لئے ایک پیمانہ) بھر کر جو دیئے۔ ان میں سے وہ خود بھی کھاتا رہا اور اس کی بیوی اور دونوں کے مہمان بھی۔ یہاں تک کہ اس نے اس (بقیہ جو کی مقدار) کو ماپا۔ پھر وہ آنحضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپؐ نے فرمایا۔ "اگر تم اسے نہ ماپتے تو تم اس میں سے کھاتے رہتے اور تمہارے لئے بچے بھی رہتے۔"

(صحیح مسلم کتاب الفضائل باب فی معجزات النبی ﷺ)

یہ وہ حضور اکرم ﷺ کا اعجاز ہے جس کو میں نے آج بھی اسی طرح جاری دیکھا ہے۔

یہ اللہ تعالیٰ کی شان ہے کہ جو نیک نیتی سے آنحضور ﷺ کی سنت پر چلتے ہوئے مہمانوں کی خدمت کرتا ہے اس کا رزق کبھی ختم نہیں ہوتا۔

ایک روایت حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا اور یہ سنن ترمذی کتاب البر والصلہ میں درج ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جنت میں کچھ ایسے بالاخانے ہیں کہ ان کے اندر سے باہر والے حصوں کو دیکھا جاسکتا ہے اور باہر سے اندر والے حصوں کو دیکھا جاسکتا ہے۔ ایک اعرابی نے کھڑے ہو کر عرض کی 'یارسول اللہ! یہ کن کے لئے ہیں۔ آنحضورؐ نے فرمایا۔ ان کے لئے جنہوں نے خوش کلامی کی 'کھانا کھلایا' باقاعدگی سے روزے رکھے اور خدا کی خاطر رات کے وقت اس حال میں نماز ادا کی کہ لوگ سو رہے ہوں۔

(سنن الترمذی کتاب البر والصلہ باب ماجاء فی قول المعروف)

یہ جو آخری حالت میں نماز ادا کرنے کا تعلق ہے یہ نیکی تو دنیا میں کسی کو نظر نہیں آسکتی اس لئے اللہ نے وہ بالاخانے ایسے عطا کئے جن کے اندر نظر پڑتی ہے اور ان کی حالت سے سب دیکھنے والے واقف ہو جاتے ہیں۔

اب آخر پر حضرت مسیح موعود (۔) کے مہمانی کے متعلق چند اقتباسات پڑھ کے اس مختصر خطبہ کو ختم کرتا ہوں۔ پہلے تو مواد میں نے زیادہ رکھا ہوا تھا مگر پھر خیال آیا کہ جلسہ سالانہ پر ضرورت زیادہ ہوگی کہ اس مواد کو پیش کیا جائے اس لئے یہاں سے نکال دیا گیا ہے۔ بلاتکلف جس وقت تک یہ مضمون چلتا ہے وہیں خطبے کو ختم کر دیا جائے گا۔

مہمانوں کے انتظام مہمان نوازی کی نسبت ذکر ہوا۔ فرمایا:۔

"میرا ہمیشہ خیال رہتا ہے کہ کسی مہمان کو تکلیف نہ ہو بلکہ اس کے لئے ہمیشہ تاکید کرتا رہتا ہوں کہ جہاں تک ہو سکے مہمانوں کو آرام دیا جاوے۔ مہمان کا دل مثل آئینہ کے نازک ہوتا ہے اور ذرا سی ٹھیس لگنے سے ٹوٹ جاتا ہے۔ اس سے پیشتر میں نے یہ انتظام کیا ہوا تھا کہ خود بھی مہمانوں کے ساتھ کھانا کھاتا تھا۔ مگر جب سے بیماری نے ترقی کی اور پرہیزی کھانا کھانا پڑا تو پھر وہ التزام نہ رہا۔ ساتھ ہی مہمانوں کی کثرت اس قدر ہو گئی کہ جگہ کافی نہ ہوتی تھی اس لئے بمجبوری علیحدگی ہوئی۔ ہماری طرف سے ہر ایک کو اجازت ہے کہ اپنی تکلیف کو پیش کر دیا کرے۔ بعض لوگ بیمار ہوتے ہیں۔ ان کے واسطے الگ کھانے کا انتظام ہو سکتا ہے۔"

(ملفوظات جلد سوم طبع جدید ص 292)

اُس زمانے سے اِس زمانے میں تو مہمانوں کی کثرت کا کوئی آپس میں بظاہر موازنہ نہیں کیا جاسکتا۔ وہ معزز مہمان اپنے درجات میں بہت بلند تھے مگر آج بھی جو معزز مہمان حضرت مسیح موعود (۔) کے جلسوں میں شامل ہوتے ہیں وہ نیک نیتی سے ہی آتے ہیں اور خدا کے حضور بڑا درجہ پاتے ہیں۔ پس ان کے متعلق جیسا کہ حضرت مسیح موعود (۔) کے لئے ممکن نہیں رہا تھا کہ ان کے ساتھ بیٹھ کے کھانا کھائیں میرے لئے بھی بعض دفعہ یہ ممکن نہیں رہتا کہ خود اپنے گھر ٹھہرنے والے مہمانوں کے ساتھ بھی مل کر کھانا کھاسکوں حالانکہ اس سے پہلے میرا دستور یہی ہوا کرتا تھا کہ ان کے ساتھ کھانا کھاؤں۔ تو یہ مجبوریاں ہیں کچھ پرہیزی پر بھی اکتفاء کرنی پڑتی ہے اس لئے میں امید رکھتا ہوں کہ آنے والے اس سے درگزر فرمائیں گے۔

منتظمان باورچی خانہ کو آپ نے تاکید کی کہ "آجکل موسم بھی خراب ہے اور جس قدر لوگ آئے ہوئے ہیں یہ سب مہمان ہیں اور مہمان کا اکرام کرنا چاہئے۔ اس لئے کھانے وغیرہ کا انتظام عمدہ ہو۔ اگر کوئی دودھ مانگے دودھ دو۔ چائے مانگے چائے دو۔ کوئی بیمار ہو تو اس کے موافق الگ کھانا اسے پکا دو۔

(ملفوظات جلد سوم ص 15' 16 طبع جدید)

الحمدللہ کہ جماعت انگلستان اس پر عمل درآمد کر رہی ہے اور مسلسل چوبیس گھنٹے چائے پلانے کا انتظام بھی جاری ہے اور دودھ پلانے کا بھی انتظام جاری ہے۔ جس مہمان کو جو عادت ہو اس کے مطابق اس کی خدمت کی جائے گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ پھر اگر کوئی کہے کہ مجھے الگ کھانا پکوا دیا جائے تو حضرت مسیح موعود (۔) نے اس کا بھی انتظام کیا ہوا تھا۔ تو آج کل الگ کھانا بعض مہمانوں کے لئے پکایا جاتا ہے۔ وہ اس میں سے مہمانوں کو جو الگ کھانا کھانا چاہیں پیش کر دیا جایا کرتا ہے۔

پھر حضرت مسیح موعود (۔) نے فرمایا مہمان تکلف نہ کیا کریں۔ "بعد نماز مغرب حضرت اقدس حسب معمول جلوس فرما ہوئے تو میر صاحب نے عبدالصمد صاحب آمدہ از کشمیر کو آگے بلا کر حضور کے قدموں کے نزدیک جگہ دی اور حضرت اقدس سے عرض کی کہ ان کو یہاں ایک تکلیف ہے کہ یہ چاولوں کے عادی ہیں اور یہاں روٹی ملتی ہے۔ حضرت اقدس نے فرمایا:۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وما انا من المتکلفین (سورہ ص: آیت 87) ہمارے مہمانوں میں سے جو تکلف کرتا ہے اسے تکلیف ہوتی ہے اس لئے جو ضرورت ہو کہہ دیا کرو۔ پھر آپ نے حکم دیا کہ ان کے لئے چاول پکوا دیا کرو۔"

(ملفوظات جلد دوم طبع جدید ص 482)

حضرت اقدس (۔) نے منشی عبدالحق صاحب کو مخاطب کر کے یہ فرمایا کہ:۔

"آپ ہمارے مہمان ہیں اور مہمان آرام وہی پاسکتا ہے جو بے تکلف ہو۔ پس آپ کو جس چیز کی ضرورت ہو' مجھے بلاتکلف کہہ دیں۔"

پھر جماعت کو مخاطب کر کے فرمایا:۔

"دیکھو' یہ ہمارے مہمان ہیں اور تم میں سے ہر ایک کو مناسب ہے کہ ان سے پورے اخلاق سے پیش آوے اور کوشش کرتا رہے کہ ان کو کسی قسم کی تکلیف نہ ہو۔"

(ملفوظات جلد دوم۔ طبع جدید ص 80)

مہمان خانہ کے منتظمین کے لئے یہ تاکیدی ہدایت تھی۔

"لنگر خانہ کے مہتمم کو تاکید کر دی جاوے کہ وہ ہر ایک شخص کی احتیاج کو مدنظر رکھے مگر چونکہ وہ اکیلا آدمی ہے اور کام کی کثرت ہے ممکن ہے کہ اسے خیال نہ رہتا ہو' اس لئے کوئی دوسرا شخص یاد دلا دیا کرے۔"

اب دیکھیں کام کتنا پھیل گیا ہے کہ وہ اکیلے آدمی کے ساتھ ایک معاون کام کیا کرتا تھا اور اب تو خدا کے فضل سے ہزارہا معاون کام کر رہے ہوتے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ہی یہ حضرت مسیح موعود (۔) کے دسترخوان کو برکت عطا فرمائی ہے۔

پھر فرمایا "کسی کے میلے کپڑے وغیرہ دیکھ کر اس کی تواضع سے دست کش نہ ہونا چاہئے' کیونکہ مہمان تو سب یکساں ہی ہوتے ہیں اور جو نئے ناواقف آدمی ہیں تو یہ ہمارا حق ہے کہ ان کی ہر ایک ضرورت کو مدنظر رکھیں۔ بعض وقت کسی کو بیت الخلا کا ہی پتہ نہیں ہوتا تو اسے سخت تکلیف ہوتی ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ مہمانوں کی ضروریات کا بڑا خیال رکھا جاوے۔"

اب خدا کے فضل سے بیوت الخلاء کے متعلق بڑے کھلے واضح اشارے ہر جگہ لگا دیئے گئے ہیں تاکہ جن صاحب کو ضرورت ہو وہ بغیر پوچھے وہاں تک جا سکیں۔ اس کی طرف جماعت انگلستان نے بڑی گہری توجہ کی ہے۔

"میں تو اکثر بیمار رہتا ہوں' اس لئے معذور ہوں۔ مگر جن لوگوں کو ایسے کاموں کے لئے قائمقام کیا ہے یہ ان کا فرض ہے کہ کسی قسم کی شکایت نہ ہونے دیں۔ کیونکہ لوگ صدہا اور ہزارہا کوس کا سفر طے کر کے صدق اور اخلاص کے ساتھ تحقیق حق کے واسطے آتے ہیں۔ پھر اگر ان کو یہاں تکلیف ہو تو ممکن ہے کہ رنج پہنچے اور رنج پہنچنے سے اعتراض بھی پیدا ہوتے ہیں۔ اس طرح سے ابتلاء کا موجب ہوتا ہے اور پھر گناہ میزبان کے ذمہ ہوتا ہے۔"

(ملفوظات جلد چہارم۔ طبع جدید ص 170)

حضرت مفتی محمد صادق صاحب (-) ایک بہت پیاری روایت بیان کرتے ہیں جسے میں آخر پر بیان کرتا ہوں۔ وہ کہتے ہیں :-

"مجھے یاد ہے کہ ایک دفعہ میں لاہور سے قادیان آیا ہوا تھا۔ غالباً 1897ء یا 1898ء کا واقعہ ہوگا۔ مجھے حضرت صاحب (-) نے (بیت) مبارک میں بٹھایا جو کہ اس وقت ایک چھوٹی سی جگہ تھی۔ فرمایا کہ آپ بیٹھیئے میں آپ کے لئے کھانا لاتا ہوں۔ یہ کہہ کر آپ اندر تشریف لے گئے۔ میرا خیال تھا کہ کسی خادم کے ہاتھ کھانا بھیج دیں گے۔ مگر چند منٹ کے بعد جبکہ کھڑکی کھلی تو میں کیا دیکھتا ہوں کہ اپنے ہاتھ سے سینی اٹھائے ہوئے میرے لئے کھانا لائے ہیں۔ مجھے دے کر فرمایا کہ آپ کھانا کھایئے میں پانی لاتا ہوں۔" پانی کے ذکر کے ساتھ ہی وہ کہتے ہیں "بے اختیار رقت سے میرے آنسو نکل آئے کہ جب حضرت ہمارے مقتدا' پیشوا ہو کر ہماری یہ خدمت کرتے ہیں تو ہمیں آپس میں ایک دوسرے کی کس قدر خدمت کرنی چاہئے۔"

(ذکر حبیب ص 327 مصنفہ حضرت مفتی محمد صادق صاحب (-))

پس یہ آج کے مضمون کا آخری حصہ تھا جو میں نے سنادیا اور جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے مہمان نوازی اور میزبانی کے متعلق جتنے بھی حقوق ہیں ان کا ذکر انشاء اللہ جلسہ سالانہ کے خطبہ میں کیا جائے گا۔ اس کے ساتھ ہی اب میں اس مضمون کو ختم کرتا ہوں وما انا من المتکلفین۔

(الفضل انٹرنیشنل لندن 10 ستمبر 1999ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رپورٹ-یوسف سہیل شوق صاحب

کل پاکستان مشاعرہ

بعنوان برکات خلافت

مورخہ 3۔ اکتوبر 1999ء کو مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان نے ایک کل پاکستان مشاعرہ کا اہتمام کیا جس کا عنوان تھا برکات خلافت۔ اس میں صدر مجلس محترم چوہدری محمد علی صاحب وکیل التصنیف تحریک جدید تھے اور مہمان خصوصی محترم ثاقب زیروی صاحب مدیر ہفت روزہ "لاہور" تھے۔ سٹیج سیکرٹری کے فرائض کراچی کے شاعر مکرم احمد مبارک صاحب نے انجام دیئے۔

تلاوت قرآن کریم مکرم امین الرحمان صاحب نے کی اور ترجمہ پیش کیا۔ اس کے بعد عزیز مکرم صباح الظفر صاحب ابن مکرم ملک منصور احمد عمر صاحب نے حضرت مصلح موعود کا کلام

ملت احمد کے ہمدردوں میں غم خواروں میں ہوں
بے وفاؤں میں نہیں ہوں میں وفاداروں میں ہوں

ترنم سے سنایا۔

اس مشاعرے میں جماعت احمدیہ کے تین بزرگ شعراء یعنی صدر مجلس، مہمان خصوصی اور محترم عبدالمنان ناہید صاحب موجود تھے۔ سٹیج ایوان محمود کے ہال میں بنایا گیا تھا۔ فرشی نشست پر گاؤ تکیے لگا کر شاعروں کو بٹھایا گیا تھا۔

سامعین میں بزرگان سلسلہ شامل تھے۔

مشاعرے کا آغاز میزبان احمد مبارک صاحب نے کیا۔ ان کے دو اشعار ملاحظہ ہوں۔

قریہ بہ قریہ جاں بہ جاں کوچہ بہ کوچہ دل بہ دل
لوگوں کا ذہن ہر گھڑی تیرے خیال کی طرف

دل ہے اسی صدا میں گم ہم ہیں اسی جہاں میں گم
باقی تمام کائنات اپنے زوال کی طرف

اس کے بعد انہوں نے دوسری نظم سنائی۔

چاند نکلا تو عمر بھر کے لئے
دے گیا درد کا نشان ہمیں
یہ زمیں جب ہمیں ستاتی ہے
چھاؤں دیتا ہے آسمان ہمیں

اس کے بعد نوجوان شاعر سید ناصر احمد تشریف لائے۔ اور خوبصورت اشعار سنائے۔

تمہارا ذکر کرتے جا رہے ہیں
دیئے گھر گھر میں جلتے جا رہے ہیں

وہ چہرہ ہے کہ جس کی آرزو میں
فلک آئینہ بنتے جا رہے ہیں

مکرم لئیق احمد عابد صاحب نائب وکیل المال اول تحریک جدید نے برکات خلافت کے موضوع پر اشعار پیش کئے۔

لوگوں کو شفا دینِ مسیحا سے ملی ہے
آتے ہیں کروڑاب کے یہاں درد کے مارے

منجدھار تھا غوطے تھے عجب سیلِ بلا تھا
اک ہاتھ نے تھاما تو لگے پار ہی سارے

اس کے بعد مکرم آصف محمود باسط صاحب نے بچھڑنے کے حوالے سے ایک آزاد نظم پیش کی۔ بعد ازاں یوسف سہیل شوق نے کلام پیش کیا۔ اور اس کے بعد مکرم ڈاکٹر راجہ نذیر احمد ظفر صاحب نے ساقی نامہ کے عنوان سے اپنی نظم سنائی۔

اسی کو چنتے ہیں سارے میکش جسے کرے انتخاب ساقی

اس کے بعد مکرم ابن آدم صاحب تشریف لائے۔ آپ راولپنڈی سے تشریف لائے۔ انہوں نے ترنم کے ساتھ برکات خلافت پر نظم پیش کی۔

ناپید ہوئے جاتے تھے آثارِ خلافت
پھر بھیجا خداوند نے معمارِ خلافت

انعام خلافت کو ترستا ہے زمانہ
مہدی کی جماعت ہے علمدارِ خلافت

مکرم اکرم محمود صاحب نے یوم مصلح موعود کے حوالے سے نظم پیش کی اس کی خاص بات یہ تھی کہ ایک بند کے آخر میں حضرت مسیح موعود کا شعر تھا اور دوسرے بند میں حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کا شعر تھا۔ اس کے بعد انہوں نے ایک آزاد نظم پیش کی۔

اس کے بعد راولپنڈی سے آئے ہوئے مکرم عبدالکریم خالد صاحب نے نظم پیش کی۔

وجود ایسا مبارک کہ جہاں تشریف رکھتے ہیں
وہاں پر آسماں سے نور کی بارش اترتی ہے

جہاں پر وہ قدم رکھیں وہاں پر پھول کھلتے ہیں
ہم ان کو بھول بھی جائیں وہ ہم کو یاد رکھتے ہیں

اس کے بعد مکرم سید محمود احمد صاحب کی نظم سید عطاء الواحد رضوی نے ترنم سے پیش کی۔

عمر ساری قامتِ جاناں کو لگ جائے مری
یہ صدا آتی رہی اور سب دعا کرتے رہے

مکرم ڈاکٹر عارف ثاقب صاحب مشاعرے میں تشریف نہ لا سکے تھے مگر انہوں نے اپنا کلام بھجوا دیا جو مکرم عبدالکریم خالد صاحب نے پڑھا۔

جب ان کا دل دھڑکتا ہے
ہماری سانس چلتی ہے
انہیں بس سوچ لینے سے
ہمارا دن نکلتا ہے
ہماری رات ڈھلتی ہے

اس کے بعد مکرم عبدالکریم قدسی صاحب کی باری آئی۔ دو شعر ملاحظہ ہوں۔

قصر خلافت کی دیوار و دل چھوٹا نہ کرنا
اپنی مانگ میں یادوں کا سیندور سجائے رکھنا

لندن چاہے کچھ بھی کرلے ربوہ آخر ربوہ ہے
اس کی قسمت میں لکھا ہے قدسی پھولنا پھلنا

مکرم پروفیسر مبارک عابد صاحب کی نظم ان کے دلکش ترنم سے سجی ہوتی ہے۔ دو شعر پیش ہیں۔

ہمارے کروڑ آنسوؤں سے گراں تر
اک آنسو جو ہے اس کی آنکھوں میں آیا

اٹھو ہم بھی جاگیں دعاؤں کی خاطر
اسے ہم نے عابد بہت ہے جگایا

اس کے بعد بزرگ شاعر محترم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اول تحریک جدید نے اپنا کلام اپنے خوبصورت ترنم کے ساتھ پیش کیا۔

میرے محبوب آقا نے نئی دنیا بسائی ہے
درِ یارِ ازل پہ اس نے جو دھونی رمائی ہے

کیا گھر بار کو قربان بہرِ حق وطن چھوڑا
حقیقی عشق کی دنیا کو اس نے رہ بتائی ہے

اس کے بعد سردار رشید احمد قیصرانی آئے اور ایک ایک شعر پر داد پائی۔ قیصرانی صاحب کا کلام زندگی اور توانائی سے بھرپور تھا۔ بعد ازاں بزرگ شاعر مکرم عبدالمنان ناہید صاحب تشریف لائے اور قدرت ثانیہ کے موضوع پر خوبصورت کلام پیش کیا اس کے بعد مہمان خصوصی محترم جناب ثاقب زیروی صاحب آئے اور اپنے جادوئی لحن سے خلافت کے موضوع پر نظم پیش کی۔

بصیرت جسے دے وہ رب دو عالم
وہی باندھتا ہے ہوائے خلافت

خلافت سہارا ہے ہم غم زدوں کا
اسے رکھ سلامت خدائے خلافت

جسے روح تسلیم کرتی ہے ثاقب
وہی آج ہے رہنمائے خلافت

آخر میں صدر محفل محترم چوہدری محمد علی صاحب کے سامنے مائیک لایا گیا انہوں نے اپنی مشہور غزل سنائی۔

گھرا ہوا تھا میں جس روز نکتہ چینوں میں
وہ بے لحاظ کھڑا تھا تماش بینوں میں

کبھی تو اس سے ملاقات ہو گی جلسے پر
کبھی تو آئے گا وہ وصل کے مہینوں میں

اور یہ لافانی شعر تو ہمیشہ داد کا سزاوار ٹھہرتا ہے۔

صلیب عشق پہ چڑھنے کی دیر تھی مضطر
وہ پھول برسے گڑھے پڑ گئے زمینوں میں

حضرت مسیح موعود کے الہام یاتیک من کل فج عمیق کی اس سے زیادہ خوبصورت شاعرانہ تجسیم کسی نے نہیں کی۔

دوسرا دور

اس مشاعرے کا دوسرا دور وہ تھا جس میں منتخب شعراء کو دعوت کلام دی گئی تھی۔ مقصد یہ تھا کہ مہمان شعراء کو ایک بار پھر سنا جائے۔ احمد مبارک صاحب نے میزبانی کرتے ہوئے سب سے پہلے کلام سنایا۔ جس کے بعد آصف محمود باسط نے غزل سنائی۔

درد گویا کوئی سمندر ہے
اور رکھتے ہیں دل کشادہ ہم

یاد ماضی ہمیں عذاب نہیں
بھول جاتے ہیں ایک وعدہ ہم

سید ناصر احمد لاہور سے آئے انہوں نے اپنی عمر سے بہت بڑے اشعار سنائے اور مشاعرہ لوٹ لیا۔

زمیں کا بوجھ بنا ہوں تو اب یہ سوچتا ہوں
زمیں کا بوجھ اٹھانا پڑا تو کیا ہو گا

یہ قصر شاہ نہیں جھونپڑی فقیر کی ہے
تو جیسا وقت بھی آئے گا در کھلا ہو گا

ان کے اس شعر نے بے پناہ داد پائی۔ بار بار سنا گیا۔

تمہیں زمیں کی عدالت پہ ناز ہے تو رہے
اب آسماں کی گواہی پہ فیصلہ ہو گا

اکرم محمود صاحب نے خوبصورت غزل سنائی۔ دو اشعار پیش ہیں۔

قیام کرنا مرے خون کی سرشت نہیں
کسی ستارے پہ ممکن نہیں ہے گھر میرا

بس اک چراغ ہے اور ساتھ ایک مشکیزہ
سفر کی رات میں اسباب مختصر میرا

اس کے بعد لئیق احمد عابد صاحب نے غزل سنائی جس کے بعد عبدالکریم خالد صاحب آئے انہوں نے دو غزلیں سنائیں اور داد پائی۔

میں اسی شہر کی مٹی سے اٹھا ہوں خالد
جس کے ذرّوں میں مسیحائی کا اعجاز بھی ہے

بجھنے لگی ہے آگ کیوں پھر انتظار دید کی
دل میں خیال یار کا دامن ذرا ہلائیے

دنیا کی خاک چھانیئے لیکر چراغ ڈھونڈیئے
ان سا کوئی جہان میں لاکر ہمیں دکھائیے

انداز یہ جفا کا ہے رکھیئے کماں نہ ہاتھ سے
شیوہ وفا کا اور ہے سینے پہ تیر کھائیے

اس کے بعد مکرم عبدالکریم قدسی صاحب غزل سرا ہوئے۔

مدت کے بعد شہر کو دیکھا ترے بغیر
مجھ کو عجیب سا لگا ربوہ ترے بغیر

قدسی میں سوچتا ہوں کہ اترے گا کسطرح
اشکوں کی پچھلی فصل کا قرضہ ترے بغیر

اس کے بعد ابن آدم نے جو مزاحیہ شاعری کے لئے معروف ہیں اپنے مزاحیہ اشعار سنائے اور خوب داد پائی۔

پروفیسر مبارک عابد صاحب حسب معمول اپنے ترنم کے ساتھ آئے

دیکھا ہے میں نے درد کی بانہوں میں درد کو
آنسو کی آنکھ سے بھی تھا آنسو ٹپک رہا

عابد ہے ہر گلاب کے اندر بھی اک گلاب
ہر دل میں ایک اور بھی ہے دل تڑپ رہا

سردار رشید قیصرانی صاحب نے تین نظمیں سنائیں اور دل کرتا تھا کہ ابھی اور سنائیں۔

اشکوں کے سیلاب میں اب تو من کی پیاس بجھانے دو
تن کی بوسیدہ دیواریں گرتی ہیں گر جانے دو

آج تو گھنگھرو باندھ کے یار رواس محفل میں جانے دو
بلھے شاہ کی طرح مجھ کو نچ کے یار منانے دو

بزرگ شاعر عبدالمنان ناہید نصف صدی سے زائد عرصہ سے جماعتی رسائل میں آب و تاب سے چھپ رہے ہیں۔

آتشیں لمحوں کی مٹی جو اذیت ناک تھی
اب ذرا لیکن مرے سونے کی تابانی بھی دیکھ

آخر میں جناب ثاقب زیروی صاحب نے کلام سنایا۔ انہوں نے اپنی مشہور نظم یاددہانی سنائی۔ جس کے بند آج بھی لوگوں کو یاد ہیں۔ اس کے بعد انہوں نے تحت اللفظ میں غزل اور ایک نعتیہ غزل سنائی۔

احباب کا خلوص بڑا کام کر گیا
مجھ پر کبھی فریب کا مطلب کھلا نہ تھا

ہر شئے پہ ایک مہرِ فنا ہے لگی ہوئی
اس زندگی کی راہ میں جو کچھ بھی تھا نہ تھا

روح پر نقش ہے اک شخص محبت کی طرح
ذکر ہے جس کے فضائل کا عبادت کی طرح

شب ظلمات کا وہ نور جگر چیر گیا
جلوہ گر جب ہوا فاران پہ رحمت کی طرح

جیسے محصور ہوں میں شعب ابی طالب میں
یوں گذرتا ہے ہر اک لمحہ قیامت کی طرح

رات کے سوا بارہ بج رہے تھے جب آٹھ بجے شروع ہونے والا یہ یادگار مشاعرہ اپنے اختتام کو پہنچا۔ ایک مدت کے بعد ربوہ کے لوگوں کو ایسے نامور شاعروں کا پر لطف کلام سننے کو ملا۔ مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان مبارک باد اور تشکر کی مستحق ہے کہ اس نے لاہور، راولپنڈی اور کراچی سے شعراء کو بلایا اور اہل ربوہ کو ایک یادگار محفل شعروسخن میں شریک ہونے کا موقعہ ملا۔

☆☆☆☆☆☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ورزش کے فوائد

ورزش کے فوائد بیان کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں۔

ورزشوں کی عادت جو ڈالی جاتی ہے وہ اسی لئے ہوتی ہے کہ انسان کے جسم میں چستی اور پھرتی پیدا ہو اور اس کے اعضاء درست رہیں۔ اور اس کی ہمت بڑھے۔ ورزش سے پسینہ آتا ہے۔ جس سے بہت سے زہر دور ہوتے ہیں۔ اور اس لئے ورزش کو نظرانداز کر کے کُلّی طور پر بچہ کو دماغی کام میں لگانا دماغ کو کمزور کرنے کا موجب ہوتا ہے۔ بچپن میں کھیل کود اور ورزش انسان کی فطرت میں اسی لئے رکھی گئی ہے تاکہ اس کی جسمانی قوت برداشت بڑھ جائے۔ اسی لئے رسول کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ الصبی صبی ولو کان نبیا یعنی بچہ بچہ ہی ہے خواہ وہ آئندہ نبی ہونے والا ہو۔ بے شک وہ چند سالوں بعد نبی بنایا جائے گا۔ مگر بچپن کی حالت میں اس کی خواہشات ضرور ایسی ہی ہوں گی جو بچپن سے مناسبت رکھتی ہوں گی۔ وہ کھیلے گا بھی۔ وہ کودے گا بھی۔ اور ان تمام حالات سے گزرے گا جن میں سے بچے عام طور پر گزرتے ہیں۔ بچپن کی حالت کے لئے جو لوازم مخصوص ہیں کوئی بچہ خواہ بڑا ہو کر نبی ہونے والا ہو وہ بھی ان میں سے ضرور گزرے گا۔ اور اس کی یہ حالت بعد کی زندگی میں اس کے لئے کسی اعتراض کا موجب نہیں ہو سکتی۔ پس اس عمر میں ورزش کے ذریعہ بچہ کی تربیت اشد ضروری ہے۔ اور اسے کلی طور پر دماغی کام میں لگا دینا خطرناک ہوتا ہے۔ اس زمانہ میں اس کی صحیح تربیت کا طریق وہی ہے۔ جو اسے کھیل کود سکھائے۔ پہلے تو جب وہ بہت چھوٹا ہو کہانیوں کے ذریعہ اس کی تربیت ضروری ہوتی ہے۔ بڑے آدمی کے لئے تو خالی وعظ کافی ہوتا ہے۔ لیکن بچپن میں دلچسپی قائم رکھنے کے لئے کہانیاں ضروری ہوتی ہیں۔ یہ ضروری نہیں کہ وہ کہانیاں جھوٹی ہوں حضرت مسیح موعود...... ہمیں کہانیاں سنایا کرتے تھے کبھی حضرت یوسفؑ کا قصہ بیان فرماتے کبھی حضرت نوحؑ کا قصہ سناتے اور کبھی حضرت موسیٰؑ کا واقعہ بیان فرماتے مگر ہمارے لئے وہ کہانیاں ہی ہوتی تھیں گو وہ تھے سچے واقعات۔ اسی طرح ہم نے کئی ضرب الامثال جو کہانیوں سے تعلق رکھتی ہیں آپ سے سنی ہیں۔

پس بچپن میں تعلیم کا بہترین ذریعہ کہانیاں ہیں۔ گو بعض کہانیاں بے معنی اور بیہودہ ہوتی ہیں۔ مگر مفید اخلاق سکھانے والی اور سبق آموز کہانیاں بھی ہیں۔ اور جب بچہ کی عمر بہت چھوٹی ہو تو اس طریق پر اسے تعلیم دی جاتی ہے۔ پھر جب وہ ذرا ترقی کرے تو اس کے لئے تعلیم و تربیت کی بہترین چیزیں کھیلیں ہیں۔ کتابوں کے ساتھ جن چیزوں کا علم دیا جاتا ہے۔ کھیلوں سے عملی طور پر وہی تعلیم دی جاتی ہے۔ مگر کہانیوں کا زمانہ کھیل سے نیچے کا زمانہ ہے...... مگر اس کے بعد کا جو زمانہ جو زیادہ اہم ہوتا ہے۔ اور جو کھیل کود کا زمانہ ہے۔ حیرت ہے کہ بنی نوع نے اس کی ضرورت اور اہمیت کو محسوس ہی نہیں کیا۔ کہ وہ بھی اسی طرح اعلیٰ درجہ کے لوگوں کی نگرانی میں ہونا چاہئے۔ کہانیوں کے متعلق تو یہ خیال رکھا جاتا ہے۔ کہ وہ اعلیٰ درجہ کے دماغوں اور فاضل لوگوں کی تیار کردہ ہوں۔ اور ایسے رنگ کی ہوں جس سے بچوں کو فائدہ پہنچے۔ مگر کھیل کے زمانہ کا کوئی خیال ہی نہیں رکھا جاتا۔ اور یہ کہہ دیا جاتا ہے کہ یہ کھیل کود بچوں کا کام ہے۔ بڑوں کا اس میں دلچسپی لینا مناسب نہیں۔ حالانکہ اگر کھیل کود بچوں کا کام ہے۔ تو کہانیاں بھی تو بچوں سے ہی تعلق رکھتی ہیں۔ پھر جب ابتدائی عمر کی کھیل یعنی کہانیوں کے متعلق احتیاط کی جاتی ہے۔ تو کیوں بڑی عمر کی کھیل میں اس سے زیادہ احتیاط نہ برتی جائے۔ اس زمانہ میں جو تعلیم دی جاتی ہے وہ تو کہانیوں کے زمانہ سے بہت زیادہ اہم ہوتی ہے۔

مطالبات تحریک جدید کے بابرکت نتائج

○ حضرت مصلح موعود نے فرمایا

”جن لوگوں نے تحریک جدید کے مطالبات پر عمل کیا ہے انہیں جنگ کے باوجود خدا تعالیٰ کے فضل سے کوئی تکلیف نہیں۔ تحریک جدید کے ماتحت جماعت کے قلوب سے اسراف کی عادت خدا تعالیٰ کے فضل سے نکل گئی ہے۔ پہلے تو جماعت نے اس تحریک کو محض میری اطاعت کے طور پر مانا تھا۔ مگر اب میں چاہتا ہوں کہ دوست اس بات کو دیکھیں کہ کس طرح خدا تعالیٰ نے تحریک جدید کے زمانے میں ہی ایسے حالات پیدا کر دیئے ہیں جن کے نتیجے میں لوگ اس بات پر مجبور ہو رہے ہیں کہ اپنے حالات زندگی میں تغیر پیدا کریں اور کھانے اور پینے کی چیزوں میں کمی کر دیں۔“ (کتاب مطالبات تحریک جدید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

نکاح و تقریب رخصتانہ

○ عزیزہ محترمہ امتہ الہادی غزالہ صاحبہ بنت محترم محمد انعام صاحب غوری (ناظر دعوت الی اللہ قادیان) کے نکاح کا اعلان ہمراہ عزیز مکرم راغب ضیاء الحق صاحب مربی سلسلہ ابن مکرم نور الحق صاحب مظہر ساکن لاہور بعوض حق مہر پچیس ہزار روپے مورخہ 2۔ اکتوبر 99ء کو مکرم مولانا مبشر احمد صاحب کاہلوں ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد مقامی نے فرمایا۔ معاً بعد مجلس انصار اللہ پاکستان کے لان میں رخصتانہ کی تقریب عمل میں آئی۔ اور محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی ربوہ اور دیگر چیدہ چیدہ احباب نے اس دعائیہ تقریب میں شرکت فرمائی۔

قارئین سے درخوات ہے کہ دعا کریں اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے موجب رحمت و برکت بنائے۔

ولادت

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے محترم اشتیاق الرحمان مربی سلسلہ کو مورخہ 99-9-14 کو بیٹا عطا فرمایا ہے۔ نومولود کا نام ابتسام الرحمان تجویز ہوا ہے۔ نومولود محترم میاں عبد الرحمان صاحب ایڈووکیٹ صدر حلقہ امیر پارک گوجرانوالہ کا پوتا اور محترم ڈاکٹر محمد لطیف صاحب زرگر حافظ آباد کا نواسہ ہے۔

بچہ وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ بچے کی صحت و سلامتی اور خادم دین ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے 99-10-9 کو عبد الستار صاحب مربی سلسلہ ولد سلطان محمود صاحب کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ جس کا نام از راہ شفقت پیارے آقا نے امتہ الباری عطا فرمایا ہے۔

بچی وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ بچی مکرم حافظ ابو ذر مرحوم کی پڑپوتی اور مبارکہ فرحت صاحبہ صدر لجنہ دار الیمن شرقی ربوہ کی نواسی ہے۔

اللہ تعالیٰ بچی کو خادم دین بنائے اور لمبی زندگی عطا فرمائے۔

درخواست دعا

○ مکرم چوہدری اشفاق احمد صاحب گلشن بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کا بیٹا شدید بیمار ہے اور شیخ زید ہسپتال لاہور میں داخل ہے احباب جماعت سے جلد صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم چوہدری مختار احمد صاحب جن کا دل کا بائی پاس ہوا تھا۔ ہسپتال سے گھر آ گئے ہیں۔ لیکن کمزوری بہت زیادہ ہے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم رانا محمد قاسم صاحب کارکن جدید پریس ربوہ کے ماموں مکرم رانا داؤد احمد صاحب ولد چوہدری غلام رسول صاحب مرحوم گوٹھ خلیل آباد فارم سندھ تقریباً چار پانچ ماہ سے بیمار ہیں کوئی افاقہ نہیں کمزوری بہت زیادہ ہے۔ احباب جماعت سے کامل شفا یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم ملک مبارک احمد صاحب کامران بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کی ہمشیرہ کی بیٹی ملیحہ بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی جلد صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم محمد مقبول صاحب کارکن نظارت دعوت الی اللہ کے والد مکرم منظور احمد سعید صاحب نے آنکھ کا اپریشن کروایا ہے۔ کمزوری بہت زیادہ ہے۔ کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

بقیہ صفحہ 8

طاری ہو گیا اور ان کے ساتھیوں کے چہرے زرد پڑ گئے۔ آخر نواز شریف نے کہا۔ منصوبہ ختم۔ اور پھر اگلے روز جنرل مشرف کی توسیع کر دی۔ آرمی چیف کی برطرفی کیلئے نوٹیفیکیشن سے پہلے سیکرٹری دفاع افتخار علی جی ایچ کیو پہنچ گئے اور جنرل عزیز کو ساری "سازش" سے خبردار کر دیا۔

مسافروں کو احساس نہ ہونے دیا

کراچی کی فضا میں جب مسافروں سمیت جنرل مشرف کا طیارہ شدید خطرے میں تھا اور اترنے کی اجازت نہیں مل رہی تھی اس وقت بھی جنرل مشرف نے مسافروں کو خطرے کا احساس نہ ہونے دیا۔ پائلٹ سے اعلان کروا دیا کہ فنی وجوہ کی بنا پر طیارہ نہیں اتر رہا۔ جنرل مشرف کاک پٹ سے باہر آکر مسافروں کے ساتھ بیٹھ گئے لبوں پر مسکراہٹ تھی اور آٹوگراف بھی دیئے۔

بعض سابق وزراء رہا کر دیئے گئے

سابق وزراء گوہر ایوب، سرتاج عزیز، شجاعت اور کھوسہ کی رہائش گاہوں سے فوجی جوانوں کو ہٹا دیا گیا ہے۔ جبکہ سابق صوبائی وزیر پیر بنیامین کو گرفتار کر لیا گیا۔

فوجی اقدام ضروری تھا

مسلم لیگ کے سینئر نائب صدر اعجاز الحق نے کہا ہے کہ موجودہ صورتحال میں ملکی بقا اور سلامتی کیلئے فوجی اقدام ضروری تھا انہیں اس پر مجبور کیا گیا۔ نواز شریف کو اس کے مشیروں نے مروایا۔ عبوری سیٹ اپ کا حصہ نہیں بنوں گا۔

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

چیچنیا میں جنگ

روسی فوجیں چیچنیا کے دارالحکومت گروزنی کے قریب پہنچ گئی ہیں۔ روسی فوج نے ایک ایسی اہم پہاڑی چوٹی پر بھی قبضہ کر لیا ہے جس سے دارالحکومت گروزنی توپخانے کی زد پر آگیا ہے۔ اسکے علاوہ چیچنیا کو ہمسایہ ریاستوں سے ملانے والی شاہراہ بھی روسیوں کے کنٹرول میں آگئی ہے۔ اس دوران چیچن دیہات پر روسی فضائیہ کے حملوں کی تعداد بڑھ گئی ہے۔ لیکن چیچن انتظامیہ نے گروزنی کے دفاع کا عزم دہرایا ہے۔ جبکہ روسی حکام کا دعویٰ ہے کہ وہ چیچن مجاہدین کے ٹھکانوں کی تباہی تک اپنی کارروائی جاری رکھیں گے۔

سعودی عرب کی پاکستان میں فوجی اقدام کی حمایت

سعودی وزیر دفاع سلطان بن عبد العزیز نے کہا ہے کہ سعودی عرب پاکستان کی مکمل امداد کیلئے تیار ہے۔ پاکستان میں جنرل پرویز مشرف کے برسراقتدار آنے کے بعد پاکستان میں قائم کی جانے والی نئی حکومت کو پہلی بار بین الاقوامی سطح پر کسی حکومت کی طرف سے عالمی حمایت حاصل ہوئی ہے۔

مشرقی تیمور کی آزادی

انڈونیشیا کے بی جے جیبی کے دوبارہ صدر منتخب ہونے کے امکانات بہت کم رہ گئے ہیں کیونکہ انہوں نے رائے عامہ کی مخالفت کرتے ہوئے مشرقی تیمور کو آزادی دینے کی حمایت کی ہے۔ اس طرح انہوں نے انڈونیشیا کے ٹکڑے کرنے کی بنیاد رکھ دی ہے اور ان کے اس عمل کی وجہ سے وہ دنیا بھر میں بدنام ہو رہے ہیں۔ یاد رہے کہ انڈونیشیائی فوج بھی مشرقی تیمور کی آزادی کی مخالف ہے۔ کیونکہ فوج کا بھی خیال ہے کہ اس طرح ملک کے دوسرے حصوں میں بھی آزادی کی تحریکیں پھوٹ پڑیں گی۔

انڈونیشیا کے صدر کا انتخاب

جکارتہ میں طلبا نے صدر جیبی کے خلاف اور میگاوتی کے حق میں مظاہرے کئے۔ طلبا نے کہا ہے کہ اگر میگاوتی کو صدر منتخب نہ کیا گیا تو ملک میں انقلاب آجائے گا۔ یہ مظاہرے دو دن سے جاری ہیں۔ صدر جیبی نے اپنے حق میں پارلیمنٹ سے تقریر کرتے ہوئے اپنی ناکامیوں کا اعتراف کیا لیکن وہ مشرقی تیمور کے سلسلے میں اپنے پرانے موقف پر ہی ڈٹے رہے۔ لیکن ایک جائزے کے مطابق صرف 18 فی صد عوام جیبی کی کارکردگی سے خوش ہیں جبکہ 70 فی صد لوگ ان کی کارروائیوں کے خلاف ہیں۔

پاکستان میں فوجی انقلاب

پاکستان میں نواز شریف حکومت کی برطرفی دنیا بھر میں گذشتہ ہفتے کی حیران کن اور بڑی خبروں میں شامل رہی۔

طیارہ کیس کی دستاویزات

طیارہ کیس کی دستاویزات جی ایچ کیو کو موصول ہو گئی ہیں۔ وائس ریکارڈر اور بلیک باکس میں موجود گفتگو کو دکھایا گیا۔ دریں اثناء کہا جاتا ہے کہ چیف ایگزیکٹو جنرل پرویز مشرف کو برخواست کرنے اور ان کی جگہ لیفٹیننٹ جنرل ضیاء الدین کو آرمی چیف مقرر کرنے اور پاک فوج کے خلاف سازش کرنے میں ملوث کرداروں کو سازش کے الزامات کا سامنا کرنا پڑے گا۔

مغرب کے خلاف چینی فوج کا منصوبہ

برطانیہ کے اخبار ڈیلی ٹیلی گراف کے مطابق چینی افواج نے مغربی مالیاتی اداروں کو تباہ کرنے کے لئے چینی حکومت کو مشورہ دیا ہے کہ چین روایتی حکمت عملی ترک کر کے امریکہ اور اتحادیوں کے خلاف دہشت گردی، حیاتیاتی جنگ، اور کمپیوٹر وائرس جیسے جدید طریقے استعمال کرے۔

سری لنکا میں باغیوں کے خلاف جنگ

جمعرات کو شروع ہونے والی سری لنکا کی فوج اور باغیوں کے درمیان جنگ شدت اختیار کر چکی ہے۔ اس وقت تک اس لڑائی میں 200-افراد مارے جا چکے ہیں جن میں 165 باغی اور 40 فوجی شامل ہیں۔ انکے علاوہ سینکڑوں زخمی ہو چکے ہیں۔

سکرین پرنٹنگ کی دنیا میں ایک منفرد اور جانا پہچانا نام
خان نیم پلیٹس
نیم پلیٹس، سٹکرز، مونوگرامز، کلاک ڈائلز، ہیلڈز، اور بہت کچھ جو آپ چاہیں سکرین پرنٹ کیا جاتا ہے۔
لاہور فون: 5150862-5123862 ای میل: knp@nexlinx.net.pk

احمد موٹرز
157/13 فیروزپور روڈ- مسلم ٹاؤن موڑ لاہور
رابطہ کیلئے- مظفر محمود- فون آفس 32-7572031
رہائش 142/D ماڈل ٹاؤن لاہور

The Vision of Tomorrow
New Haven Public School
Multan ☎ 554399

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملکی خبریں

قومی ذرائع ابلاغ سے

6 رکنی سیکیورٹی کونسل کا قیام

6 رکنی سیکیورٹی کونسل کا قیام چیف ایگزیکٹو آف پاکستان اور چیف آف آرمی سٹاف جنرل پرویز مشرف نے ٹی وی اور ریڈیو پر قوم سے خطاب کرتے ہوئے اعلان کیا ہے کہ ملک میں 6 رکنی نیشنل سیکیورٹی کونسل کا سربراہ چیف ایگزیکٹو ہوگا۔ اس کے ارکان میں بحریہ و فضائیہ کے سربراہان' خزانہ' خارجہ پالیسی اور قومی امور پر ایک ایک ماہر شامل ہونگے۔ ماہرین کا ایک تھنک ٹینک تشکیل دیا جائے گا۔ جو سیکیورٹی کونسل کی رہنمائی میں کام کرے گا۔ صوبائی حکومتوں کی سربراہی گورنر کریں گے اور انکی مختصر کابینہ ہوگی۔ صدر محمد رفیق تارڑ اپنے عہدے پر برقرار رہیں گے۔

اولین ترجیح چیف ایگزیکٹو نے کہا کہ میری ترجیحات میں کڑا احتساب' معیشت کی بحالی' انصاف کی فراہمی' اداروں سے سیاست کا خاتمہ' امن عامہ کا قیام اور قومی مفاد کا فروغ اولین ہوگا۔

کشمیریوں کی حمایت جنرل پرویز مشرف نے کہا کہ کشمیریوں کی اخلاق سیاسی اور سفارتی حمایت جاری رکھیں گے۔ انہیں اقوام متحدہ کی قراردادوں کے مطابق حق خودارادیت ملنا چاہئے۔

> ربوہ : 17 اکتوبر۔ گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 21 درجے سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 32 درجے سنٹی گریڈ
> منگل 19۔اکتوبر۔ غروب آفتاب۔ 5-35
> بدھ 20۔اکتوبر۔ طلوع فجر۔ 4-51
> بدھ 20۔اکتوبر۔ طلوع آفتاب۔ 6-13

یہ مارشل لاء نہیں چیف ایگزیکٹو آف پاکستان نے کہا آئین عارضی طور پر معطل کیا گیا ہے۔ یہ کوئی مارشل لاء نہیں بلکہ یہ جمہوریت کی طرف نیا قدم ہے۔ مسلح افواج حکومت میں رہنے کی کوئی خواہش نہیں رکھتیں۔ بلکہ ضرورت اس امر کی ہے کہ پاکستان میں جمہوریت کو پھلنے اور پھولنے کے مواقع پیدا کئے جائیں۔

بھارت سے تعلقات جنرل پرویز مشرف نے اپنے خطاب میں کہا کہ ہم بھارت کے ساتھ بات چیت کو خوش آمدید کہیں گے ہماری خواہش ہے کہ کنٹرول لائن پر حالات پرسکون ہوں۔ آرمی چیف نے پاک بھارت سرحد سے یکطرفہ طور پر فوجیں پیچھے ہٹانے کا اعلان بھی کیا۔

سازش انہوں نے کہا کہ ہمارے طیارے کو بھارت لے جانے کی سازش کی جارہی تھی۔ جبکہ اس میں صرف 7 منٹ کا ایندھن تھا۔ میں عوام کو سلام کرتا ہوں جنہوں نے اس لمحے مسلح افواج کا ساتھ دیا۔

خارجہ پالیسی چیف ایگزیکٹو نے خارجہ پالیسی کے بارے میں کہا کہ خارجہ پالیسی تبدیل نہیں ہوگی۔ امریکہ سے دوستی کو خاص اہمیت حاصل ہے۔ چین کے ساتھ بھی دوستی بہت اہم ہے۔ افغان مسئلے کا ہم بہتر حل چاہتے ہیں۔ ہم تمام ممالک سے اچھے تعلقات چاہتے ہیں۔ مسلمان ممالک سے تعاون کو فروغ دیں گے۔

مذہبی رواداری چیف ایگزیکٹو نے کہا کہ اسلام ہمیں نفرت اور اشتعال نہیں سکھاتا بلکہ برداشت اور امن کی تعلیم دیتا ہے۔ انہوں نے کہا میں علماء کا بے حد احترام کرتا ہوں وہ آگے آئیں اور اسلام کی صحیح روشنی پھیلائیں۔ مذہبی رواداری کو فروغ دیں اور ان عناصر کی حوصلہ شکنی کریں جو اپنے مذموم مقاصد کی خاطر مذہب کا نام استعمال کرتے ہیں۔

جنرل مشرف کا عہد جنرل پرویز مشرف نے اپنے نشری خطاب میں کہا اے اللہ میں قوم سے پورے خلوص' دیانت اور وفاداری کا عہد کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ مجھے وہ نظر دے کہ میں جھوٹ کے مقابلے میں سچائی کو پہچان سکوں۔ اور مسائل کو حل کرسکوں مجھے انصاف اور صحیح فیصلے کرنے کا حوصلہ دے۔

نواز شریف پر سکتہ روزنامہ "دن" کی خبر کے مطابق نواز شریف نے نثار' مشاہد' ضیاء الدین اور جاوید ملک پر مشتمل اجلاس میں جنرل مشرف کی برطرفی کا منصوبہ بنایا تو ساتھیوں نے تائید میں تقریریں کیں۔ چند روز بعد نواز شریف جی ایچ کیو گئے تو جنرل مشرف نے کہا کہ کوئی ایسا اقدام نہ کریں جس سے فوج کی یکجہتی متاثر ہو۔ نواز شریف نے جنرل مشرف کی تردید کی لیکن جنرل مشرف نے ٹیپ چلادی تو سابق وزیراعظم پر سکتہ

باقی صفحہ 7 پر

ضرورت ہے

ہمیں اپنی فیکٹری واقع جہلم کیلئے درج ذیل سٹاف کی ضرورت ہے۔

ٹرینی انجینئر : B.Sc. مکینیکل انجینئر۔ تجربہ 2 سے 5 سال کے درمیان۔ تنخواہ حسب تجربہ و قابلیت۔

2- مشین آپریٹر : کسی صنعتی ادارے میں مشین پر کام کرنے کا 5 سال کا تجربہ ۔ڈپلوما ہولڈرز کو ترجیح دی جائے گی۔

3- سیکیورٹی گارڈ : عمر 30 تا 45 سال کے درمیان۔ سابقہ فوجی حضرات کو ترجیح دی جائے گی۔

ماہانہ تنخواہ کے علاوہ سنگل رہائش' میڈیکل' ہفتہ وار چھٹی' سالانہ چھٹیاں' پنشن' اوورٹائم' گریجویٹی اور بونس کی سہولیات ہونگی۔

درخواستیں بمعہ تصدیق نیچے دیئے گئے پتہ پر ارسال کریں۔

پاکستان چپ بورڈ (پرائیویٹ) لمیٹڈ
جی ٹی روڈ ۔ جہلم
فون 81-0541-646580 فیکس : 646582

ہمارے ہاں جستی روم کولر۔ کوکنگ رینج۔ ہر قسم کے پنکھے اور ہر طرح کے ڈونکی پمپ دستیاب ہیں۔ نیز ریپئرنگ کا کام بھی تسلی بخش کیا جاتا ہے۔
الفضل الیکٹرونکس
آفس فون 5114822 5118096
کالج روڈ نزد اکبر چوک ٹاؤن شپ لاہور

چائنیز و پاکستانی کھانے
ربوہ شہر میں پہلا معیاری'
صاف ستھرا اور لذیز کھانوں کا مرکز
شہزاد ریسٹورنٹ
اقصیٰ چوک ربوہ - فون 212039 PP

سستی ترین ائر ٹکٹیں
اندرون و بیرون ملک ہوائی سفر کیلئے سستی ترین ائر ٹکٹوں کیلئے آپکی اپنی ٹریول ایجنسی۔
گلیکسی ٹریول سروسز (پرائیویٹ) لمیٹڈ
ٹرانسپورٹ ہاؤس۔ ایجرٹن روڈ لاہور
فون 6366588-6367099-6310449

Learn Professional level Programing
IN 3 MONTHS
With Visual Basic & M.S. Access
ABACUS COMPUTER ACADEMY
Link Road Nasir Abad Gharbi Ph: 920

جوڑوں کا درد
جوڑوں کا درد نیا ہو یا پرانا بفضلہ تعالیٰ مجرب زوداثر علاج سے شفایاب۔ مزمن وجع المفاصل۔ عرق النساء۔ وجع العضلات۔ کمر درد۔ گردن کی اکڑن۔ نقرس گنٹھیا کے مریض رابطہ کریں۔
محمود ہومیوپیتھک سٹور اینڈ کلینک
اوقات مشورہ شام 5 تا 8:30 بجے - اقصیٰ چوک ربوہ

گولا۔ پلائی ووڈ۔ کارونگز۔ ووڈ سیٹر۔ بنسٹر اینڈ ماسٹر ریلنگ
یونائیٹڈ پلائی ووڈ اینڈ ہارڈ ویئر
کالج روڈ۔ نزد اکبر چوک ٹاؤن شپ لاہور
فون آفس 5114822 فیکٹری 7930211

البشیرز
معروف قابل اعتماد نام
پیچ
جیولرز اینڈ بوتیک
مرطے روڈ گلی نمبر 1 نزد ناصر جلیاب کلاتھ ربوہ
نئی ورائٹی نئی جدت کے ساتھ زیورات و ملبوسات لب چوکی کے ساتھ ساتھ ربوہ میں باعتماد خدمت
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز
شوروم ربوہ
فون شوروم چوکی 3171-04942 04524-510

رجسٹرڈ سی پی ایل نمبر 61